قُل ھَاتُوا بُرھَانَکُم اِن کُنتُم صَادِقِین

آپ فرما دیجیے، لاؤ تم اپنی دلیل اگر سچے ہو

# آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہل سنت و جماعت شعبہ خواتین

فاروق آباد شیخوپورہ

قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

"فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو"

# آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہلسنّت و جماعت

شعبہ خواتین فاروق آباد شیخوپورہ

# گستاخ رسول

## فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی روشنی میں

از علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی

پچھلے دنوں ٹاؤن شپ لاہور کے ایک غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم سلفی نے افضل ذکر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ اگر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیا جائے تو یہ شرک ہو گا۔ (نقل کفر۔ کفر نباشد) پھر مزید وضاحت کی کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے "دودھ کے بھرے ہوئے برتن میں پیشاب کا قطرہ ڈال دیا جائے۔" (معاذاللہ) اس تقریر پر مقامی لوگوں نے احتجاج کیا۔ مظاہرے کئے اور مولوی مذکور کے خلاف تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی۔ دوسری طرف ان لوگوں نے اس شخص کے خلاف علماء کرام سے رجوع کیا جنہوں نے واضح فتوے لکھے کہ یہ شخص مرتد ہے اور مرتد واجب القتل ہے۔ اس فتویٰ نویسی میں سنی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ علماء متفق تھے۔

ڈپٹی کمشنر لاہور نے مختلف مکاتیب فکر کے علماء کرام کو اس مسئلہ میں اظہار رائے کے لئے دعوت دی چونکہ مولوی ابراہیم سلفی نے اپنے کفریہ کلمات سے انکار کر دیا تھا لہٰذا بعض علماء نے فیصلہ دیا کہ یہ انکار توبہ کے مترادف ہے اسے کچھ نہ کہا جائے۔ اس فیصلہ پر علامہ محمود احمد رضوی صاحب نے نہ اتفاق کیا اور نہ فیصلے پر دستخط کئے بلکہ اجلاس میں سے اٹھ کر چلے گئے۔



حضرت علامہ نے ایک مضمون بعنوان "گستاخ رسول پر فاضل بریلوی کا تجزیہ" تحریر فرمایا جو ماہنامہ "جہان رضا لاہور" کے شمارہ نمبر ۱۴ جلد ۱ ماہ ستمبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا یہاں وہ مضمون قارئین کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

سورۃ التوبہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۔ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ ۔ ع ۱۶ سورۃ التوبہ)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔"

ابن جریر، طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ

مسلمانی کا مدعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے۔ (از تمہید ایمان)

غور کیجئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کے "حلفیہ انکار" کو توبہ قرار نہیں دیا اور فرمایا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ بیشک وہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

۱ - اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے افراد کے "حلفیہ انکار" کو توبہ نہیں قرار دیا۔

۲ - توہین رسول سے "حلفیہ انکار" کے بعد بھی انہیں کافر قرار دیا۔

۳ - توہین رسول سے "حلفیہ انکار" کے بعد بھی انہیں توبہ کرنے کی تلقین فرمائی فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ (سورۃ توبہ) اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے۔

۴ - تو اگر توہین رسول سے "حلفیہ انکار" ان کی توبہ قرار پاتی تو پھر ان کو توبہ کی تلقین نہ کی جاتی۔

اس آیت اور اس کے شان نزول سے واضح ہوا کہ اگر کوئی بدبخت... انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے اور گواہان معتبر سے ثابت ہو جائے کہ اس نے رسول کی شان میں گستاخی کی ہے اس کے بعد وہ انکار کرے تو محض اس کا انکار توبہ نہیں قرار پائے گا۔

چنانچہ علامہ ابن نجیم علیہ الرحمۃ کا یہ ارشاد کہ اگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا بعد ثبوت انکار کرے فَلَا يُفِيدُهُ الْإِنْكَارُ مَعَ الْبَيِّنَةِ تو اس کا انکار باوجود گواہ کے فائدہ نہ دے گا۔ (بحرالرائق ج ۵ - ص ۱۲۵)



"سورۂ توبہ کی مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں بھی حق و صواب ہے اور سیدنا سراج امت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا موقف آیت قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتا اور امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے "بحرالرائق" کی اس عبارت کو فتاوٰی رضویہ میں نقل فرمایا اور اس پر کسی قسم کی کوئی جرح و تنقید نہیں کی۔

جب گواہان معتبر سے یہ ثابت ہو جائے کہ زید نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی و گستاخی کی ہے تو ایسی صورت میں گستاخی کرنے والے سے قسم لینا (خواہ وہ سیاستہً ہو یا مصلحتاً یا مزعومہ فتنہ و فساد کے روکنے کے لئے ہو) شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ جب مدعی اپنے دعوٰی و الزام کے ثبوت میں معتبر گواہ پیش کر دے تو مدعا علیہ سے قسم نہیں لی جائے گی۔ اور مذکورہ بالا صورت میں مدعا علیہ (گستاخ رسول) سے قسم لے کر سمجھوتہ کر لینا اور اسے شرعی فیصلہ قرار دینا نہ صرف از روئے شریعت اسلامیہ غلط ہے بلکہ گستاخ رسول کی بے جا حمایت کرنے اور شریعت اسلامیہ پر افتراء کے مترادف ہے۔

سورۃ توبہ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی دوسرے کفروں کی طرح نہیں ہے۔ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے فتاوٰی رضویہ کی جلد ششم میں متعدد مقامات پر اس امر کی تصریح کی ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ از خود گستاخ رسول کو معاف کر دے۔ زید کا حق بکر اور بکر کا حق زید معاف نہیں کر سکتا تو وہ بدبخت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے آپ کے حق میں گرفتار ہوا اسے زید و بکر کیونکر معاف کر

سکتے ہیں۔ علامہ حصکفی "درمختار" میں فرماتے ہیں اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا وَلَوْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قُبِلَتْ لِاَنَّهٗ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ لَایَزُوْلُ بِالتَّوْبَةِ

(ترجمہ) اللہ تعالٰی کے نبیوں میں سے کسی نبی کی توہین کر کے جو شخص کافر ہوا اسے کسی طرح دنیا میں معافی نہیں دی جائے گی اور اگر اللہ تعالٰی کی اس نے توہین کی تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی کیونکہ یہ اللہ تعالٰی کا حق ہے مگر رسول کی توہین کا جرم حق عبد ہے جس کا ازالہ معافی سے نہیں ہو سکتا۔ (فتاوی رضویہ ج ششم ص ۴۲)

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ نے "اشباہ والنظائر" کے حوالے سے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ نشہ کی حالت میں کسی مسلمان کے منہ سے کلمہ کفر نکل گیا تو اسے نہ کافر کہیں گے اور نہ سزائے کفر دیں گے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بے ہوشی سے بھی صادر ہو تو اسے معافی نہ دیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ششم ص ۴۰)

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مبسوط، فتح القدیر، ردالمحتار فتاوٰی بزازیہ، بحرالرائق، فتاوٰی قاضی خان اور بہار شریعت جیسی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ مرتد کا ارتداد سے انکار توبہ سمجھا جائے گا۔ تو یہ مسئلہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ نے بھی "اشباہ والنظائر" کے حوالے سے فتاوٰی رضویہ "جلد ششم" میں لکھا ہے وہ لکھتے ہیں :

"اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں



گے' نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے۔ لہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کرلی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جورو نکاح سے باہر' باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں یونہی کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی (علیہم الصلوۃ والسلام) بھی ایسی ہی ہے۔ اور "غمزالعیون" کے حوالے سے آپ نے لکھا لَایُتَعَرَّضُ لَهٗ اِنَّمَا هُوَ فِیْ مُرْتَدٍّ تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ فِی الدُّنْیَا لَا الرِّدَّةَ بِسَبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا یہ حکم صرف اس مرتد کے لئے ہے جس کی توبہ دنیا میں قبول ہوتی ہے۔ مگر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والے مرتد کے لئے یہ حکم نہیں۔

نیز بہار شریعت میں حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی صاحب علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے :

" مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا ہے کہ اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں۔" (بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۶۶)

ان تمام دلائل شریعت سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کرنے والے کا بعد شہت انکار توبہ نہیں قرار پائے گا اور یہ کہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی دوسرے کفروں کی طرح نہیں ہے۔ ایک اور اہم بات جس کو